سوال

(443) شوہر کا اپنی بیوی سے چار مہینے یا اس سے زیادہ مدت کے لیے غائب رہنے کا حکم

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

قرآن نے آدمی کے لیے اپنی بیوی سے غائب رہنے کی مدت چار مہینے مقرر کی ہے مجھے سال گزرنے سے پہلے اجازت نہیں ملتی اور کبھی تو سال سے بھی زیادہ وقت گزر جاتا ہے۔ میرے متعلق کیا حکم ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحۃ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

پہلی بات تو یہ ہے کہ سائل کا یہ کہنا کہ قرآن نے شوہر کے اپنی بیوی سے غائب رہنے کی مدت چار مہینے مقرر کی ہے یہ غلط بات ہے قرآن میں ایسی کوئی بات نہیں ہے اس میں تو صرف ان لوگوں کے لیے مدت مقرر کی گئی ہے جو اپنی بیویوں سے ایلا کرتے ہیں اور ایلا کرنے والا وہ آدمی ہوتا ہے جو قسم اٹھا لیتا ہے کہ وہ اپنی بیوی سے مجامعت نہیں کرے گا اس کی مدت اللہ نے چار مہینے مقرر کی ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

لِلَّذِينَ يُؤْلُونَ مِن نِّسَائِهِمْ تَرَبُّصُ أَرْبَعَةِ أَشْهُرٍ فَإِن فَاءُوا فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ٢٢٦ ... سورة البقرة

"ان لوگوں کے لیے جو اپنی عورتوں سے قسم کھالیتے ہیں چار مہینے انتظار کرنا ہے۔ پھر اگر وہ رجوع کر لیں تو بے شک اللہ بے حد بخشنے والا نہایت رحم والا ہے۔"

رہا شوہر کا اپنی بیوی سے غائب رہنا پس اگر تو اس کی بیوی اس کے غائب رہنے پر راضی ہے تو اس کے لیے چار مہینے یا چھ مہینے یا ایک سال یا دو سال غائب رہنے میں کوئی نقصان نہیں ہے بشرطیکہ اس کی بیوی پرامن ملک میں ہو۔ پس جب اس کی بیوی پرامن ملک میں نہ ہو تو اس کے خاوند کا اس کو ایسے ملک میں چھوڑ کر جو پرامن نہیں ہے سفر کرنا حلال نہیں ہے اور جب وہ پرامن جگہ میں تو ہو لیکن وہ اس کے چار مہینے یا چھ مہینے حاکم کے فیصلے کے مطابق غائب رہنے پر راضی نہیں ہے تو اس کے لیے غائب رہنا حلال نہیں ہے اور اس پر لازم ہے کہ وہ اپنی بیوی کے ساتھ حسن معاشرت کرے۔ (فضیلۃ الشیخ محمد بن صالح العثیمین رحمۃ اللہ علیہ)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

عورتوں کے لیے صرف

صفحہ نمبر 379

محدث فتویٰ